تہذیب وتمدن:

فن خطاطی میں حضرت علی کے کمالات

شیخ ممتاز حسین جونپوری

حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کو چودہ سو سال ہوگئے۔ اس مدت میں ایسی ایسی حیرت انگیز ترقیاں دنیا میں ہوئیں کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس وقت کسی اور دنیا کی باتیں کررہے ہیں۔ خاص کرفن خطاطی (Calligraphy) یا فن تحریر کا ایسے ایسے راز کا پتہ لگایا گیا ہے اور امریکہ او یورپ کو پتہ لگانے والوں نے فن تحریر کے چھپے ہوئے ایسے کرشمے اور نئی ایجادات سے دنیا کو منور کیا ہے کہ بڑی حیرت ہوتی ہے کہ یہ باتیں اتنے پہلے حضرت علی جانتے تھے اور اپنے قول واقوال سے ظاہر فرماگئے جس سے اس وقت اہل دنیا کچھ نہ سمجھ سکے۔ آج ان ہی باتوں کو جب زمانہ حال کی ایجاد کو پاتے ہیں تو ان کی صورت معجزہ سے کم نہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ فن تحریر دنیا میں تہذیب وتمدن کا سرچشمہ ہے اور یہ آرٹ ہے اور سائنس بھی۔ رسول عربی خصوصا حضرت علی نے اس میں بہت حصہ لیا۔ خطوط اور حروف تہجی کا سراغ لگا کر یورپ کے ایک محقق ڈیوڈ ڈرنگر ڈ Dringard نے بڑی تحقیق وکاوش سے ایک بڑی ضخیم کتاب جس کا نام اردو زبان میں حروف تہجی یعنی تاریخ انسان ہوسکتا ہے شائع کی ہے۔ اس میں ایجاد خط عرب کے سلسلہ میں حضرت علی کا ذکر آگیا ہے جس کا بیان اس مقالہ میں اپنے مقام پر آئے گا۔

مسلمانوں کے لٹریچر میں بھی بے شمار باتیں خط وخطاطی کی اہمیت پر موجودہ ہیں خود حضرت علی نے ارشادفرمایا علیکم بحسن الخط فانه من مفاتیح الرزاق (خوشخطی اس لئے سیکھو کہ وہ رزق کی کنجی ہے) رسولک ترجمان عقلک و کتابک ابلغ ماینطق عنک۔

تمہارا پیغمبر تمہاری عقل کا ترجمان ہے تمہارا خط تمہارے بارے میں بہترین بولنے والا ہے۔

اذا اردت ام تختم علی کتاب فاعد النظر فیه فاماتختم علی عقلک۔

جب تم کتابت کوختم کر چکوتو تحریر پر ایک نظر بھی کرلو کیوں کہ یہ تمہاری عقل پر مہر ہورہی ہے۔

یہ حضرت علی کے کلام کا حسن ہے کہ ایک ہی لفظ تختم کو دوجگہ دومعنی میں استعمال کیا گیا پہلی

جگہ ختم ہونے کے معنی میں اور دوسری بہ معنی مہر۔ کتابت خطاطی کا ہتھیار تلوار ہے۔ ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں ۔من اعان طالب العلم بقلم مکسور کانما الکعبة سبعین مرة:

ترجمہ: جو ٹوٹے ہوئے قلم سے بھی طالب علم کی مدد کرے اس نے گویا ستر مرتبہ کعبہ بنایا۔

آج دنیا میں یونیورسٹیاں قائم ہیں طلبہ کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ ہر گورنمنٹ نے اپنے اپنے ملک میں وظیفہ دے کر علم وتہذیب اور تمدن کی راہیں کھول دی ہیں سوچئے تو یہ قول کتنے پہلے کا ہے جب دنیا میں کچھ نہ تھا۔

یہ قول کی بات چیت ہوگئی اور اب عمل دیکھئے رسول عربی دنیا میں تشریف لائے تھے سن دو ہجری میں جب جنگ بدر کے قیدی ان کے سامنے لائے گئے تو ارشاد فرمایا کہ ہر قیدی کا یہ فریضہ قرار دیا جائے کہ چالیس چالیس آدمیوں کو فن تحریر سکھادیں۔ ان میں مثالوں اور حضرت علی اور اہل بیت کے قول وعمل سے نہ صرف خطاطی کے علم کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے بلکہ چودہ سو سال پہلے اسلام اور حضرت علی نے تہذیب وتمدن کے پھیلانے میں وہ کام کیا اور جہالت کو دور کرنے میں وہ حصہ لیا جو ہر ملک وتمدن آج حصہ لے رہی ہے۔

اب آیئے فن خطاطی کی ابتداء اور بالکل ابتدائی دور کا ذکر کریں جس سے حضرت علی کے علم کا قدرتی تعلق ہے پھر حضرت علی کے عہد اور ان کے کمال خطاطی کا ذکر کریں۔ جس کو چودہ سو سال سے زمانہ اپنے دامن میں اور تاریخ اپنے اوراق کی تہہ میں چھپائے ہوئے تھی۔

وہ زمانے یاد کیجئے جب انسان غاروں میں اور درختوں پر رہتے تھے۔ دنیا میں ہر طرف جہالت کے کالے کالے بادل منڈلا رہے تھے۔ پھر شرق سے پوپھٹی اور تہذیب اور تمدن کی پہلی نورانی صبح ہوئی۔ انسان نے غاروں سے نکل نکل کر اور پیڑوں سے اتر کر ترقی کے لئے قدم آگے بڑھایا۔ اور اپنے سے بچھڑنے والوں کی خبر وخیریت معلوم کرنے تصویریں اور نقش ونگار بنابنا کر دنیامیں پہلے پہل ایجاد کیا اس تصویری خط کا نام ہیروغلفی پڑا اور اس کی ایجاد مصر میں ہوئی۔ اس ہیروغلفی کا نام مت بھولئے گا۔ کیوں کہ حضرت علی کے عہد سے کئی ہزار سال پہلے یہ خط دنیا سے مٹ چکا تھا۔ حضرت کے عہد میں کوئی جاننے والا تھا اور نہ کوئی کتاب تھی ۔ حضرت علی تیرہ رجب سن ۳۰ عام الفیل بہ مقام مکہ خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور دریائے نیل کی دیواروں سے ہیروغلفی کے کتبے کھود

کھود کر نکالنے والا ایک فرانسیسی سیاح اور مورخ شامپلیون ہیروغلفی کے حروف تہجی مرتب کرنے مصر میں حضرت علی کے عہد سے ایک ہزار ایک سو پچانوے سال بعد آیا۔ اور حضرت علی کے خطاطی کے قول کی تصدیق جس طرح اس کی تحقیقاتی علم کے نتیجے سے ہوئی وہ حضرت علی کے فنی کمال کا معجزہ ہے جس کا ذکر ابھی کیا جائے گا۔

عہد علی تک آتے آتے خطوط ابرانی مسند حمیری اور ایک بدنما اور بھدی قسم کا خط کوفی رائج تھا حضرت علی نے خط کوفی کا اصلاح کر کے جس خوبصورتی کے ساتھ اس خط کو تحریر فرمایا اس کی تصدیق ان تمام کتبوں سے ہوتی ہے جو حضرت علی کے لکھے ہوئے آج بھی دنیا کے مختلف حصوں میں موجود ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا مصر میں ایک کتاب پیدائش خط وخطاتان شائع ہوئی ہے۔ اس کے صفحہ ۸۲ پر آغاز سرگزشت خوشنویشاں کے کے نیچے پہلا نام حضرت علی کا ہے اور یہ عبارت ہے۔

جب دنیا کو سنوارنے والا اسلام کا سورج سرزمین بطحا کے افق سے چمکنے لگا تو خدا کے آخری پیغمبرؐ کی خدمت میں موجود ہونے والے تمام منشیوں اور کاتبوں اور حضرت علیؑ نے خط کوفی کے سکھانے میں کوشش فرمائی۔ یہاں تک کہ ان کو بلند جگہ ملی۔ سلطان علی مشہدی جن کا ذکر آئندہ کیا جائے گا مرتضٰی نے اصل خط کوفی کو پیدا کیا اور اس کو آگے بڑھایا عقیدہ یہ ہے کہ یہ خط نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے حضرت سرور کائنات کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے اور جتنے قرآن کے حضرت امیر المومنین نے اپنے دست مبارک سے لکھے ہیں وہ سب کے سب کتابت کے حسن ومتانت اور ترکیب اور کلموں کی ترکیب کے لحاظ سے مہارت اور استادی سے لکھنے کی تصدیق کرتے ہیں۔ اگرچہ علی مرتضٰی خط کوفی کے موجود اور پیدا کرنے والے نہ تھے مگر اس خط میں آپ نے عالمانہ تصرفات فرمائے ہیں اور اس کو اعلیٰ پایہ پر پہنچادیا۔

کتاب خط وخطاطان کے مصنف فرماتے ہیں کہ آں حضرت خط کوفی کے ایجاد کرنیوالے نہ تھے مگر ان کی استادی میں شک وشبہ نہیں کیوں کہ انہوں نے تین سو ساٹھ آدمیوں کو خط کوفی کی خوشنویسی کی تعلیم دی۔

بات آپڑی ہے حضرت علیؑ کے کمال خطاطی کے سلسلے میں کہ حضرت علیؑ خط کوفی کے موجد تھے یا نہیں جو اختلافات یورپ اور ایشیا کے مورخین میں ہے اس کا فیصلہ آج تک نہ کیا جاسکا۔ ڈیورڈ

ڈنگر کا قول یہ ہے۔

عربی روایت اور خط عربی کی ایجاد کا سہرا جناب مصطفیٰ کے خاندان کے سر پر بندھتا ہے لیکن اس میں شک وشبہ نہیں کہ نیر اسلام طلوع ہونے سے بہت پیشتر اس خط کا رواج تھا۔ اگر عہد سابق کے تمام قسموں کے خط کوفی پر نظر کی جائے تو صاف صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ مروجہ خط کوفی کے لکھنے میں دیر لگتی تھی اور بڑی مشکلیں حائل تھی۔ مشکل کشای دو جہاں حضرت علیؑ نے اپنی عادت کے موافق ایک نئی صورت حرفوں کے درمیان جوڑ پیوند کی قائم کردی جیسا کہ ایجاد اصلاح کے وقت ابتدا سے اصول چلا آتا ہے۔

☆☆☆☆